ردّ الرّد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہٗ اما بعد فی الحال مؤلف سکین نے رسالہ تردید السیف کا جواب موسوم بہ ردّ التردید شائع کیا ہے مگر اسمین بھی اکثر مقامات مین اپنی عادت قدیمہ کے موافق انصاف بالائے طاق رکھکر دیدہ ودانستہ حق پوشی کی ہے۔ جو شخص جانذیر خاک ڈالتا ہو اوس سے انصاف کی کیا امید کیجا سکتی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون قولہ آپ نے رسالہ حبل المتین کے دیباچہ مین فرمایا تھا الخ اقول آپنے پھر وہی صلوٰۃ وسلام کی بحث چھیڑی حضرت اگر صلوٰۃ بغیر سلام درست نہین اور مخالف قرآن پاک ہے تو پہلے امام المسلمین حضرت مسلم رح صاحب الصحیح کو معاذ اللہ آپ مخالف قرآن فرمائین۔ وہ دیباچہ مین فرماتے ہین والصلوٰۃ علی خاتم النبیین۔ اونہون نے صرف صلوٰۃ پر اقتصار کیا ہے مین نے بھی۔ میرا حشر بھی انشاء اللہ اونہین کے ساتھ ہوگا۔ معیار الحق کے دیباچہ مین صلوٰۃ موجود اور سلام ندارد۔ اوسکی یہہ تاویل کہ زبان مبارک سے ادا فرمالیا ہے بجز مضحکہ طفلان اور کیا ہے۔ ہان مگر یہہ ارشاد نہوا کہ حضرت نے جو بعض رسائل مین صرف صلوٰۃ پر اکتفا کی ہے۔ اوسکی کیا تاویل ہے۔ کیا آپنے بھی زبان مبارک سے کہہ لیا تھا۔ امام نووی کا مذہب جو کچھ ہو مگر آیہ کریمہ صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما سے افراد کی کراہت تک نہین نکلتی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرات علما سلفاً وخلفاً کبھی جمع بین الصلوٰۃ والسلام اور کبھی صرف صلوٰۃ پر اقتصار کرتے چلے آئے۔ قولہ خاکسار نے اس حدیث کا الخ اقول اگلے رسالون مین اون مہمل تقریرون کی دھجیان اوڑچکین بار بار اعادہ کی ضرورت نہین قولہ ہمارا آپ کی نزاع اسی عبارت ہی مین تھی قلت ما حسب ان احدا اخذ عنہ فی الاختلاط فان ابن عیینۃ اتاہ فرای لعابہ یسیل فلم یحمل عنہ الخ اقول آپ نے اس عبارت سے یہہ ثابت کیا ہے کہ ابن عیینہ نے سعید مقبری سے نہ قبل اختلاط اخذ کیا ہے نہ بعد اختلاط۔ اسکے جواب مین کہا گیا کہ صرف بعد الاختلاط اخذ نکرنا ثابت ہوتا ہے اور قبل اختلاط سے سکوت ہے۔ بعض حضرات نے جو آپ کے مطلب کی تائید کی ہے اونکا فہم مجھپر حجت نہین۔ خصوصاً ایسی حالت مین کہ روایت مذکورہ مین سفیان کا قول حدثنا سعید المقبری موجود ہے دیکھیے علماے

ہمکو خوب معلوم ہے **اقول** جی ہان آپ کو بیشک معلوم ہے اور کیونکر معلوم نہوگا آپ خود بار بار لکھتے ہین کہ سکتین کو جناب میان صاحب نے اول سے آخر تک سنا اور فلان فلان حضرات نے دیکھا۔ جبھی تو آپنے اوسی سکتین مین یہہ فرمایا کہ یزید راوی ضعیف ہے اتنا ہی کیون کہا۔ برعایت سکتین یہہ بھی کہدیا ہوتا کہ یہہ یزید قاتل امام حسین علیہ السلام ہے عوام کو نفرت ضرور ہوجاتی **قولہ** ابھی ہم اپنے خصم کو کیون بتائین **اقول** یہہ کتمان حق کیسا اور باوجود تضعیف یزید تعئین مین لیت ولعل کیسی۔ یا خدا آسمان کیون پھٹ نہین پڑتا۔ قیامت کیون قائم نہین ہوتی اہلحدیث ہونیکا دعوے اور حق پوشی کا یہہ حال انا للہ وانا الیہ راجعون **قولہ** یہہ تطبیق آپکی مردود ہے الخ **اقول** اور علمانے بھی یونہین تطبیق دی ہے۔ مرقاۃ مین ہے ولا مخالفۃ بینہما بل تحصل من مجموعہا اثبات ثلاث سکتات علامہ شوکانی نے نیل الاوطار مین لکھا ہے وھذہ السکتات الثلث قد دل علیہا حدیث سمرۃ باعتبار الروایتین المذکورتین **قولہ** امام دارقطنی نے تو آپ کے استدلال کی جڑ کو ہی کاٹ دیا الخ **اقول** دارقطنی مین یہہ عبارت دیکھکر الحسن مختلف فی سماعہ من سمرۃ وقد سمع منہ حدیثا واحدا وھو حدیث العقیقۃ فیما زعم قریش بن انس عن حبیب بن الشہید۔ آپ پھولگئے اور اسکی خبر نہین کہ حاکم نے مستدرک مین اسی حدیث سکتتین کو روایت کرکے دارقطنی کے وہم کی جڑ کاٹ دی ہے وہ لکھتے ہین ولا یتوھم متوھم ان الحسن لم یسمع من سمرۃ فانہ قد سمع منہ اور کتاب البیوع مین لکھا ہے وقد احتج البخاری بالحسن عن سمرۃ اور زیلعی نے لکھا ہے کہ امام بخاری نے تاریخ وسط مین لکھا ہے قال علی سماع الحسن من سمرۃ صحیح ترمذی نے بھی بخاری کے اس قول کو چند جا نقل کیا ہے۔ مرقاۃ مین بحوالہ علامہ میرک لکھا ہے وقد اختلف فی سماع الحسن من سمرۃ والاصح صحۃ سماعہ منہ علامہ شوکانی نے نیل الاوطار مین تحت حدیث الصلوۃ الوسطے لکھا ہے وقد اختلف فی صحۃ سماعہ منہ فقال شعبۃ لم یسمع منہ وقیل سمع منہ حدیث العقیقۃ قال البخاری قال علی بن المدینی سماع الحسن من سمرۃ صحیح ومن اثبت مقدم علی من نفی۔ کہئے کسکے استدلال کی جڑ کٹ گئی۔ مجھے اختصار مد نظر ہے ورنہ اس بحث مین بہت کچھ لکھتا۔ **قولہ** بحث سکوت ابی داود الخ۔ **اقول** آپ نے جو اقوال نقل کئے ہین اونسے

اہلحدیث سے فاضل اجل جناب مولانا **محمد بشیر** صاحب سہسوانی جواب استفتا میں لکھتے ہیں الجواب اللہ الموفق

للصواب - اس عبارت کا مطلب یہہ ہی کہ بعد اختلاط سعید مقبری ابن عیینہ اونکے پاس آئے اور اون سے کچھ اخذ نہیں کیا -

اور قبل اختلاط سے سکوت ہی واللہ اعلم و علمہ اتم کتبہ محمد بشیر عفی عنہ - **قولہ** علمائے احناف

مین آجکل مولانا رشید احمد صاحب سے بڑھکر کوئی محدث نہین الخ **اقول** حضرت محدث گنگوہی کا یہہ خط ذرا ملاحظہ

فرمائیے - از بندہ رشید احمد عفی عنہ - بعد سلام مسنون الاسلام مطالعہ فرمایند عبارت میزان کا مطلب یہی ہی کہ اوس حالت

اختلاط مین ابن عیینہ نے روایت نہین کی - اور ماقبل سے تعرض نہین ہے چنانچہ سیاق سباق سے اسکی تائید ہوتی ہی والسلام -

قولہ حدیث سکتتین کا ضعیف ہونا المسکین مین بہت اچھی طرحسے ثابت کیا گیا تھا - **اقول** جی ہان آپ تو اپنے

ہر دعوے کو بہت اچھی طرح ثابت ہی کیا کرتے ہین - اوس حدیث کی بارے مین مرقاۃ مین ہے قال ابن حجر رواہ ابو داؤد

وسندہ حسن بل صحیح اور نیل الاوطار مین ہی الحدیث حسنہ الترمذی **قولہ** قتادہ مدلس ہین **اقول**

مگر یہہ بھی صحیحین مین اونکا عنعنہ موجود ہے - میزان مین ہے نعم ھذا فاحتج بہ اصحاب الصحاح **قولہ**

حسن کثیر الارسال ہین - **اقول** مگر انکی روایتیں بھی معنعن صحاح مین موجود ہین - محدث علامہ جناب مولانا

شیخ احمد مکی نے درالسحابہ فی اثبات روایۃ الحسن عن جماعۃ من الصحابہ نام ایک لاجواب کتاب لکھی ہے

اسکے چھپ جانے سے امام حسن بصری پر جن وجوہ سے کثیر الارسال ہونے کا عیب لگایا گیا ہے انشا اللہ اونکی دھجیان

اوڑ جائینگی - **قولہ** آپ نے ابتک یہہ ثابت نہ کیا کہ اس سند خاص مین جو یزید واقع ہوئے ہین وہ کون ہین - **اقول**

ابوداؤد نے حدیث سکتتین بطریق مسدد عن یزید عن سعید عن قتادۃ عن الحسن روایت کی ہے - تردید السیف

مین اچھی طرح ثابت کر دیا گیا ہے کہ یہہ یزید بن زریع ہین - مسدد نے بجز یزید بن زریع کسی دوسرے یزید سے جو اصحاب

سعید جریری سے ہو روایت ہی نہین کی ہے - اچھا دیکھئے حتماً یزید بن زریع کا ہونا ثابت کر دیتا ہون امام بخاری

کے جزء القراءۃ مین ہے ثنا مسدد قال ثنا یزید بن زریع قال ثنا سعید عن قتادۃ عن الحسن

قال تذاکر سمرۃ و عمران فحدث سمرۃ انہ حفظ عن النبی صلعم سکتتین الخ دیکھئے وہی سند ہے

اور یہی یزید کی تعیین موجود ہے - حضرت اسی سے لئے کہا جاتا ہے کہ بے پر کی اوڑانے سے کام نہین چلتا

میرا کیا بگڑتا ہے اس قسم کی خرافات سے حضرت ہی کی قلعی کھلتی ہے - **قولہ** رہا یہہ امر کہ یہہ یزید کون ہین

قولہ یہ حدیث شاذ ہے **اقول** باوجود امکان تطبیق و وجدان متابع شاذ یعنی چہ -

الغرہ فی رد القرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ـدًا و مصلیاً و مسلماً **امابعد** مین نے **جلاء العین** مین علاوہ اور مباحث مفیدہ کے نہایت تتبع
رپہہ دعوے کیا ہے کہ خلفاء اربعہ رضہ مین سے کسی خلیفہ سے افتتاح کے سوا کسی اور مقام مین رفع یدین کرنا بسند
ثابت نہین - ہرچند مخالفین نے بہت خاک چھانی اور اپنے اعوان و انصار سے مدد لی - اور دو تین رسالے
واب مین شائع ہوئے مگر آجتک کوئی صاحب میرے خلاف مین ایک روایت بھی پیش نکر سکے - حال مین مولف
لتردید نے میرے رسالہ **ضیاء العین** کا جواب **قرۃ العین** نام شائع کیا ہے جسمین بجز تقریرات
ن کوئی بحث قابل التفات نہین - اگر اوسکے ساتھ **ضمیمہ** جو بتائید بعض اعوان ملحق کیا ہے نہوتا
یا مین اوسکے جواب کیطرف متوجہ بھی نہوتا - **قولہ** کیون جناب یہہ کس مُنہ سے آپ فرما رہے ہین سلے
نگ نہین **اقول** آپ نے اس دو ورق مین جو کچھ لکھا ہے اوسکا جواب اہل علم پر ظاہر ہے - مجھے اون
ات کے جواب مین تضئیع اوقات کچھ ضرور نہین **قولہ** حضرت علی تو فرمائین جلد تھا بکتاب اللہ
ـمتھا بسنۃ نبی اللہ الخ **اقول** اسی قول کی وجہ سے تو یہہ کہا گیا کہ یہہ اونکا اجتہاد تھا کہ جلد اور
ونون حدین جاری کین اجتہاد کا انتساب کرنا اونپر افترا کیونکر ہوگیا - **قولہ** اوسی تلخیص الحبیر مین یہہ
ہے واختار البیہقی ترجیح الموصول الخ **اقول** اوسی تلخیص سے اس ترجیح کا ابطال بھی ثابت
قولہ پہلے سند تو پوری ہر دو کتاب کی نقل کیجئے - **اقول** زیلعی مین دونون کی پوری سند موجود ہے دیکھ
قولہ آپ نے مصنف عبدالرزاق کو دیکھا بھی ہے لائے قولہ یہہ سخت تدلیس آپ کی ہے - **اقول**
جناب آپنے مصنف عبدالرزاق اور صحیح ابن خزیمہ دیکھی ہے جو اپنے رسالہ تعلیم المبتدی کے حصہ اول مین ابن خزیمہ
حصہ ثانی مین مصنف عبدالرزاق کا حوالہ دیا ہے یہ سخت تدلیس ہے یا نہین ع ہم الزام اونکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا
لہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین اس اثر کے بارے مین لکھا ہے لکن حکی الاثرم عن احمد انہ تکلم فی اسنادہ

جب یہہ ثابت ہی کہ جس حدیث پر ابوداؤد کا سکوت ہوتا ہے وہ اونکے نزدیک حسن ہے پھر نزاع بیکار ہے ۔ اور آپ کا اعتراض محض لغو ہے کیونکہ حسن پر صحیح کا اطلاق عند المحدثین شائع ہے اور اسیوجہسے زیلعی نے لکھا ہے فھو صحیح عندہ علی عادتہ فی ذلک **قولہ** صفحہ بحث اثر طحاوی الخ **اقول** مجھے حق کی تسلیم کرنے مین کبھی عار نہین ہوسکتا ۔ اوس اثر مین بیشک ابوسعید سے مراد سعید بن مرزبان ہین ۔ مگر واہ رے آپ کی دیانت کہ تردید السیف صفحہ مین جو یہہ لکھا گیا ہے "یقال ابوسعید بھی لوگون نے لکھدیا ہوتا" آپ نے **یقال** کو بقال بدلکر اسکے جواب مین یون خامہ فرسائی کی کہ فلان فلان کتاب مین ابوسعید بقال لکھا ہے ۔ **قولہ** صفحہ زیلعی نے گو اِس حدیث کا ذکر نہین کیا الخ **اقول** اللہ اللہ ابھی تک طحاوی مین لا بالتعوذ ولا بامین کے ہونے سے انکار ہی ہے ۔ حالانکہ لمعات وغیرہ سے اسکا ہونا اچھی طرح ثابت کردیا گیا ۔ اس حق پوشی کا بھی کوئی جواب ہے ۔ دیکھیے کنز العمال مین علی متقی نے بھی لکھا ہے عن ابی وائل قال کان عمر وعلی لا یجھران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بامین (ابن جریر والطحاوی وابن شاہین فی السنۃ) منتخب کنز العمال مین بھی طحاوی کا حوالہ موجود ہے ۔ فللہ الحمد

تنبیہ تردید السیف مین جو بحث قولوا اور ابحاث متفرقہ ہین ۔ حضرت سے اونکا کوئی معقول جواب نہوسکا

تمت

آثار السنن

اس نام کی ایک کتاب حدیث شریف مین قابل درس مع **التعلیق الحسن** عربی مین لکھ رہا ہون جو حنفیہ کیلئے نہایت بکار آمد ہی ۔ میرا قصد ہی کہ ہندوستان کے نامی کتب خانون کے علاوہ مصر و روم و حجاز کی قلمی کتابون سے بھی اسمین مدد لیجاے ۔ جن صاحب کے پاس حدیث شریف مین کوئی قلمی کتاب نایاب ہو اوس سے مطلع فرمائین ۔ اگر مجھے ضرورت ہوگی خود حاضر ہوکر اوس سے مستفید ہونگا ۔

المشتہر

محمد ظہیر احسن شوق نیموی ۔ از شہر پٹنہ ۔ شاہ کی املی ۔

قال کیون کہا جسمین منظنہ ارسال ہوتا ہی۔ بہر کیف جو نکہ عنعنہ معاصر اکثر محدثین کے نزدیک سماع پر محمول ہوتا
اور عن اور قال کا مفاد ایک ہی۔ لہذا علت انقطاع نظر انداز کر کے مین کہتا ہون کہ پھر بھی وہ اثر صحیح نہیں ہے
بیہقی نے اوسکی سند یون لکھی ہے اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ ثنا ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الصفار
الزاھد املاءمن اصل کتابہ قال قال ابو اسمعیل محمد بن اسمعیل السلمی صلیت
خلف ابی النعمان محمد بن الفضل فرفع یدیہ الخ محمد بن الفضل اگرچہ ثقہ ہین مگر آخر عمر مین مختلط
ہو گئے تھے کاشف مین ذہبی نے لکھا ہے محمد بن الفضل ابو النعمن السدوسی عارم الحافظ
عن الحماد ین وجریر بن حازم وعنہ خ وغندر ھناد تغیر قبل موتہ وترک الاخذ عنہ
ہے ثقۃ ثبت تغیر فی اخر عمرہ میزان مین لکھا ہے قال البخاری تغیر
قال ابو داؤد بلغنی ان عارما انکر سنۃ ثلث عشرۃ ومائتین
ثم استحکم بہ الاختلاط سنۃ ست عشرۃ ومائتین اور اسی
مین ابن حبان کا یہہ قول نقل کیا ہے۔ اختلط فی آخر عمرہ وتغیر حتی کان
لایدری مایحدث بہ فوقع فی حدیثہ المناکیر الکثیرۃ فیجب التنکب عن حدیثہ
فیما رواہ المتاخرون فاذا لم یعلم ھذا من ھذا ترک الکل ولا یحتج بشیء منھا
اگرچہ ذہبی نے حبان کی اس قول کی دمین کہ بعد اختلاط اونکی حدیثون مین مناکیر کثیرہ واقع ہوئے دار قطنی
کا یہہ قول پیش کیا ہے کہ تغیر باخرہ وما ظھر لہ بعد اختلاط حدیث منکر وھو ثقۃ مگر
مین کہتا ہون کہ ابن حبان نے وقوع مناکیر کثیرہ کا دعوے کیا ہے اور دارقطنی پر ظاہر نہوا۔ چونکہ مثبت
نافی پر مقدم ہے لہذا قول ابن حبان مقدم سمجھا جائیگا۔ اور اگر بالفرض دارقطنی کا قول صحیح مان لیا جاے جب بھی
اسمین سب کو اتفاق ہے کہ آخر عمر مین وہ مختلط ہو گئے تھے۔ لہذا حسب اصول حدیث اونکی وہی روایتین مقبول
ہونگی جو قبل اختلاط مروی ہین۔ محمد بن اسمعیل سلمی کا اونکے قدماء اصحاب سے ہونا ثابت نہین۔ صحاح ستہ مین کوئی
روایت بطریق سلمی عن محمد بن الفضل مروی نہین۔ لہذا بیہقی کی وہ روایت ضعف سے خالی نہین۔ نہ خود
اونھون نے باوجود تائید مذہب شافعی اوسکی صحت کا دعوے کیا اور نہ کسی دوسرے محدث نے اوسکی تصحیح کی۔

اقول مگر ہم بہی حافظ نے اوسی فتح الباری مین لکھا ہے اسنادہ حسن **قولہ** ص۳ اوس مین راوی ابو کرب ہے اوسکی
نسبت حافظ ابن حجر نے لکھا مجہول **اقول** یا اللہ اس بے تکاپن کا بہی کوئی ٹھکانا ہے۔ حافظ ابن حجر نے ابو کرب
ازدی کو مجہول لکھا ہے۔ اور اوس اثر کی سند زیلعی مین یون ہے حدثنا عبد اللہ ثنا اسرائیل عن عبد اللہ بن المختار
عن معویۃ بن قرۃ ثنا ابو کرب او ابو حرب عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص الخ اس اثر مین ابو کرب
ازدی کیونکر ہو سکتے ہین۔ ازدی سے بجز حماد کلبی کسی اور نے روایت ہی نہین کی اور یہی مجہول ہونیکی وجہ ہے۔ حالانکہ
یہہ روایت بطریق معویہ بن قرہ ہے نہ بطریق حماد۔ دوسری دلیل ابو کرب ازدی کے نہونے کی یہہ ہے کہ عبد اللہ بن
عمرو صحابی ہین۔ ابن حجر نے ازدی کو من السابعۃ لکھا ہے اور طبقہ سابعہ وہ ہے جس نے تابعین سے اخذ کیا ہو نہ
صحابہ سے۔ حاصل یہ ہے کہ صحیح ابو حرب ہے نہ ابو کرب جنکی نسبت تقریب مین لکھا ہے ثقۃ اور یہی اصحاب عبد اللہ بن عمرو
سے ہین۔ خلاصہ مین لکھا ہے ابو حرب بن ابی الاسود الدیلی عن ابیہ وعبد اللہ بن عمرو الخ **قولہ** ص۶ آپ کو کیسے معلوم
ہوا کہ یہہ وہی ابراہیم بن ابی یحیی ہین جنپر جروح کثیرہ وارد ہین۔ **اقول** معرفت رجال کا جو طریقہ ہے اوسی سے معلوم ہوا
پہلے آپ اپنے اعوان و انصار سے پوچھئے کہ وہ کیا کہتے ہین **قولہ** ص۶ اگر ابراہیم مجروح ہوتے تو ضرور حافظ زیلعی اس
اثر کو ضعیف کہتے اور حافظ ابن حجر درایہ مین اسپر کلام کرتے **اقول** آپ کی یہہ مہمل تقریر آپ ہی کی رد مین اکثر جگہہ چل جائیگی
دیکھئے اثر عبد اللہ بن عمرو مین اگر کوئی راوی مجہول ہوتا تو زیلعی نصب الرایہ مین اور حافظ ابن حجر درایہ مین ضرور کلام کرتے
قولہ ص۶ علاوہ اسکے سماع ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الزاہد صفار کا محمد بن اسمعیل سلمی سے بطور مصرح کے بہی موجود ہے
مستدرک حاکم مین ہے الٰی قولہ اب ہم اس مقام پر اپنے مخلص دوست کا شکریہ ادا کرتے ہین جنکے ذریعہ سے مستدرک
کی روایات دستیاب ہوئین۔ **اقول** آپنے جتنی روایتین مستدرک سے پیش کی ہین اون مین سے کسی مین سمعت
بلکہ حدثنی و اخبرنی بہی نہین ہے بلکہ **حدثنا** ہے اور آپ اپنے رسالہ الجہر بالتامین ص۴۴ اور رسالہ ص۵۴
مین اسکے قائل ہوچکے ہین کہ **حدثنا** سماعت مین نص نہین ہے۔ بہرکیف اگر واقعی وہ روایتین مستدرک
مین ہین تو ثبوت سماع کی تسلیم کرنے مین مجہے کچہہ عذر نہین۔ مگر یہہ تو بتائیے کہ اگلے راویون مین البتہ عنعنہ شائع
تہا مگر پچہلے رواۃ اس خیال سے کہ مظنہ ارسال نہو برابر اخبرنا یا حدثنا ایسے الفاظ استعمال کرتے چلے آئے چنانچہ متتبع
احادیث پر مخفی نہیں۔ ایسی حالت مین صفار نے اگر روایت مذکورہ بلا واسطہ سلمی سے سنی ہے تو حدثنا و اخبرنا چہوڑکر

قولہ اور حافظ ابن حجر و زیلعی نے انکی روایت کو نقل کر کے اسپر سکوت کیا۔ **اقول** زیلعی کا حوالہ محض غلط ہے زیلعی نے وہ روایت نقل ہی نہین کی ہے کہیے کسکا حوالہ جھوٹ ثابت ہوا **قولہ** اسقدر ائمہ کی تضعیف کے مقابل اکیلے ترمذی کی تحسین کیسے قبول کر لیجائے **اقول** صرف ترمذی نے اسکی تحسین نہین کی بلکہ ابن حزم نے بھی تصحیح کی ہے۔ اور تضعیف کر نیوالے گو کتنے ہی ہون مگر جب وجہ تضعیف واضح نہین تو بیشک تحسین ترمذی مقبول ہوگی۔ **قولہ** انکو مسلم کے رجال سے کس نے گنا ہے۔ **اقول** نہشلی کے رجال مسلم ہونے سے انکار وہی شخص کر سکتا ہے جسکو علم سے مس نہین۔ جناب الاتمام کتب رجال سے یہہ ثابت ہے صحیح مسلم دیکھہ جائیے متعدد جگہ ان سے روایت موجود ہے۔ آپکا یہہ قول بحز سفسطہ۔ **قولہ** عاصم بن کلیب اگرچہ رواۃ مسلم سے ہین مگر آپ یہہ دکھائین کہ مسلم نے ان سے بلا متابعت روایت کی ہے۔ **اقول** بہتر یہہ بھی سہی۔ دیکھیے مسلم نے کتاب اللباس مین روایت کی ہے عاصم بن کلیب عن ابی بردۃ عن علی قال نہانی یعنی النبی صلی اللہ علیہ و سلم ان اجعل خاتمی فی ھذہ الخ اس روایت مین عاصم کا کوئی متابع نہین فلحمد للہ علی ذلک

تمت

اطلاع حضرات غیر مقلدین رفع یدین للرکوع کے قائل ہین اور للسجود کے منکر۔ مین نے الزاماً یہ روایتین کتب احادیث سے پیش کر دی ہین عن مالک بن الحویرث انہ رای النبی صلعم رفع یدیہ فی صلاتہ و اذا رکع و اذا رفع راسہ من الرکوع واذا سجد واذا رفع راسہ من السجود حتی یحاذی بھما فروع اذنیہ رواہ النسائی واسنادہ صحیح وعن ابن عمر ان النبی صلعم کان یرفع یدیہ عند التکبیر للرکوع وعند التکبیر حین یھوی ساجداً رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال الھیثمی واسنادہ صحیح وعن انس ان النبی صلعم کان یرفع یدیہ فی الرکوع والسجود رواہ ابو یعلی وقال الھیثمی ورجالہ رجال الصحیح وعن یحیی بن ابی اسحق قال رایت انس بن مالک یرفع یدیہ بین السجدتین رواہ البخاری فی جزء القراءۃ واسنادہ صحیح ابھی تک یہ حضرات نہ تو رفع یدین للسجود کے فاعل ہوتے ہین اور نہ اسکے نسخ کے قائل خواہ مخواہ لڑ رہے ہین مگر معلوم ہے کہ ایکدن یا تو مجبور حنفیہ کیطرح نسخ کے قائل ہوجائینگے یا حضرات شیعہ کیطرح رفع یدین للسجود بھی کرنا شروع کر دینگے فا

مطبوعہ احسن المطابع پٹنہ